میلاد النبی ﷺ

اور

سیرت النبی ﷺ کے جلسے اور جلوس

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مرتب

محمد سلمان سکھروی

مکتبۃ الاسلام کراچی

مِیلادُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اور

سیرت النبی کے جلسے اور جلوس

تالیف

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

مرتب

محمد سلمان سکھروی

مکتبۃ الاسلام کراچی

محمد نجیب خان
پرنسپل
حرا فاؤنڈیشن اسکول
جامعہ دارالعلوم کراچی

طبع جدید: ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ رمئی ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ: برھان انٹر پرائزز، کورنگی کراچی
ناشر: مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی
فون: 5016665 - 5016664

ملنے کے پتے

☆......مکتبۃ الاسلام، کورنگی کراچی

فون: 5016665 - 5016664

☆......ادارۃ المعارف کراچی۔ احاطۂ دارالعلوم کراچی ۱۴

☆......مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی ۵

☆......ایچ ایم سعید کمپنی۔ ادب منزل پاکستان چوک کراچی

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

عرضِ حال

حکیم الامت مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کا تالیف فرمودہ رسالہ ''میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' کا مطالعہ کیا، اس رسالہ میں حضرت تھانویؒ نے میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرعی حیثیت کو اچھی طرح واضح فرمایا ہے، اور جو لوگ علماء دیوبند پر تہمت لگاتے ہیں کہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک سے منع کرتے ہیں، اس کی کھل کر تردید فرمائی ہے، لیکن چونکہ حضرت تھانویؒ کا انداز بیان عالمانہ ہے، جس میں بعض الفاظ ایسے ہیں جو عام اردو پڑھنے والوں کے لئے کسی قدر مشکل ہیں، اس لئے ضرورت محسوس کی گئی کہ اس میں ایسے علمی اور مشکل الفاظ کو آسان کیا جائے تاکہ ہر شخص ان کو آسانی سے سمجھ سکے، اس بناء پر ناچیز نے یہ کوشش کی ہے۔

بہرحال حضرت تھانویؒ کے الفاظ میں جو اثر ہے اور جو علمی لطف ہے وہ اپنی مثال آپ ہے، ناچیز کے الفاظ میں وہ اثر کہاں، محض آسانی کے لئے یہ کوشش کی گئی ہے۔

اور ساتھ ہی شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم العالی کا اسی موضوع پر ایک رسالہ ''سیرت النبیؐ کے جلسے اور جلوس'' بھی شائع کیا جارہا ہے، تاکہ مسئلہ ھذا اچھی طرح واضح ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائیں اور مسلمانوں کے لئے نافع بنائیں اور مخالفین کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین)

محمد سلمان سکھروی

متعلم جامعہ دارالعلوم کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حضور ﷺ کے ذکر کے بارے میں

علماءِ دیوبند کا مسلک

ہم پر یعنی علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ پر یہ تہمت اور الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کرنے یا اس پر خوش ہونے سے منع کرتے ہیں، حالانکہ ہرگز یہ بات نہیں ہے، بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا تو ہمارے ایمان کا حصہ ہے، ہاں البتہ جو باتیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہیں، ان سے ہم ضرور روکیں گے، اگرچہ بذات خود وہ باتیں اچھی ہی کیوں نہ ہوں، شریعت میں اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں۔

دیکھئے! اس بات پر تمام علماء کرامؒ کا اتفاق ہے کہ عین دوپہر کے وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے، اور اس بات پر بھی کہ قبلہ رو ہوئے بغیر نماز پڑھنا منع ہے، اور اس پر بھی سب علماء کرامؒ کا اتفاق ہے کہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن روزہ رکھنا حرام ہے، اور اس مسئلہ پر ساری اُمت کا تفاق ہے کہ محرم کے مہینے میں حج نہیں ہوسکتا اور حج کرنے کہ جگہ صرف مکہ مکرمہ ہے، کراچی میں

حج نہیں ہوسکتا، دیکھئے، نماز، روزہ، حج سب فرائض ہیں، لیکن چونکہ ان کی ادائیگی شریعت کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف ہوئی ہے، اس لئے یہ ناجائز ہوگئے اور ان کے ناجائز ہونے کو آپ بھی مانتے ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص ایسی نماز، روزہ اور حج وغیرہ سے منع کریگا، تو اس کو کوئی عقلمند انسان یوں نہ کہے گا کہ یہ آدمی نماز، روزہ حج سے منع کرتا ہے۔

اسی طرح میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ کو لے لیجئے کہ ہمارے بزرگان دیوبند کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ لوگ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا ذکر کرنے یا اس پر خوش ہونے سے منع کرتے ہیں تو یہ سراسر تہمت اور الزام تراشی ہے۔

بخدا ہم ہرگز اس سے منع نہیں کرتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ہر چیز کو کرنے کا ایک طریقہ ہوتا ہے، جب وہ چیز اسی طریقے سے انجام دی جائے گی تو وہ درست اور صحیح ہوگی۔ ورنہ درست نہ ہوگی۔

اب دیکھئے! تجارت کے سلسلہ میں حکومت نے کچھ قواعد وضوابط مقرر کردیئے ہیں، اب اگر کوئی شخص ان قواعد کے خلاف تجارت کریگا، تو وہ قانون کی خلاف ورزی کرنے کی وجہ سے سزا کا مستحق ہوگا، مثال کے طور پر اسلحہ وغیرہ کی تجارت وہی آدمی کرسکتا ہے، جس نے لائسنس حاصل کیا ہو، اسی طرح شریعت میں بھی ہر چیز کو کرنے کا ایک ضابطہ مقرر ہے، اس کے خلاف اگر کوئی کام کیا جائے گا تو وہ درست نہ ہوگا۔

حضور کا ذکر مبارک عبادت ہے

بہر حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ذکر مبارک ایک عبادت ہے، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس کو کرنے کا شریعت میں کیا ضابطہ اور طریقہ مقرر ہے، مثلاً صحابہؓ نے اس عبادت کو کس طرح ادا کیا، اب اگر آپ لوگ اس کو اُن ہی کے طریقے کے مطابق انجام دیں تو بہت اچھی بات ہے، لیکن اگر اس کو صحابہ کرامؓ کے طریقے کے مطابق انجام نہ دیا جائے تو بلاشبہ اس سے منع کیا جائے گا، اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اسلحہ وغیرہ کی تجارت سے اس لئے منع کرے کہ آپ کے پاس اس کا کوئی قانونی جواز نہیں ہے، تو اس کو تجارت سے روکنے والا نہیں کہا جائے گا۔

شریعت کا ضابطہ

ایک اور مثال کہ: خوش ہونا کہیں جائز ہے، اور کہیں ناجائز ہے، جو خوشی شریعت کے مطابق ہوگی وہ جائز ہوگی، اور جو شریعت کے خلاف ہوگی وہ ناجائز ہوگی۔ لہٰذا شریعت کے ضابطے کے مطابق جو خوشی جائز ہے اس کی اجازت ہے اور جو اس کے خلاف ہے وہ ناجائز اور ممنوع ہے، مثال کے طور پر کوئی شخص نماز پر خوش ہو، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک نعمت ہے، لیکن خوشی میں یہ کرلے کہ بجائے چار رکعت کے پانچ رکعت پڑھنے لگے، تو اس کو ثواب تو کیا ملے گا، بلکہ اُلٹا گناہ ہوگا، اس لئے کہ وہ شریعت کے ضابطہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے، اور اس کے بتائے ہوئے طریقے کے خلاف نماز پڑھ رہا

ہے، بالکل اسی طرح حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرنا اگر شریعت کے مطابق ہو تو جائز ہے، ورنہ ناجائز ہے، مثال کے طور پر ایک اور شرعی مسئلہ ہے کہ جو شخص چار رکعت والی نماز میں پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد ''اللّٰھم صلی علی محمد'' پڑھ لے تو اس کی نماز ناقص ہوگی اور اس پر سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اگر بھول کر اس نے ایسا کیا ہے، حالانکہ درود شریف کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ مَرَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً (أو كما قالؐ)

ترجمہ

جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت فرمائیں گے۔

تو چونکہ شریعت نے نماز میں درود شریف پڑھنے کا جو موقع مقرر کیا ہے اس کی خلاف ورزی ہوگئی، اس لئے نماز ناقص ہوگئی، حالانکہ درود شریف پڑھنا بذاتِ خود عبادت ہے اور اس مسئلہ پر تو اہل بدعات کا بھی اتفاق ہے، اس لئے کہ وہ حنفی ہیں، لہٰذا ان کو چاہیے کہ وہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ پر بھی یہ تہمت لگائیں کہ وہ بھی حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کرنے سے منع کرتے تھے اور وہ بھی وہابی تھے۔

غرض یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادتِ شریفہ پر خوش ہونے سے کوئی منع نہیں کرسکتا، اور یہ مسئلہ بالکل واضح تھا لیکن میں نے اس میں اس لئے طویل گفتگو کی کہ ہمارے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے سے منع کرتے ہیں، جو سراسر غلط ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کرنا تو وہ چیز ہے کہ اس پر اگر اجر و ثواب کا وعدہ نہ بھی ہوتا تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہر وقت کیا جائے، جیسے کسی نے کہا:

مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ

ترجمہ

جو شخص جس چیز سے محبت کرتا ہے، اس کا تذکرہ کثرت سے کرتا ہے

تو اس عربی مقولہ کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہر وقت کیا جائے، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا عین عبادت بھی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اتنی جگہ فرمایا ہے کہ مسلمان سے کہیں نہ کہیں ذکر ہو ہی جاتا ہے، دیکھیے نماز کے اندر ہر قعدہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر موجود ہے، اور وہ یہ ہے "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازوں میں دو، دو قعدے ہیں اور فجر کی نماز میں ایک قعدہ ہے، تو کل نو قعدے ہوئے اور سنن مؤکدہ اور وتر میں دیکھ لیجئے کہ ظہر میں تین، مغرب میں ایک، عشاء میں تین اور صبح میں ایک، تو کل سترہ قعدے ہوئے، تو یہ سترہ

مرتبہ حضور ﷺ کا ذکر ہوا، پھر پانچوں وقت کے فرائض اور سنن و وتر کے قعدۂ اخیرۃ میں کل گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا جاتا ہے، پس ۱۷ اور ۱۱ بار ہوا، تو اس طرح ہر مسلمان روزانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کر ہی لیتا ہے، پھر ایک موقع پانچوں وقت کی اذان اور تکبیر میں ہے جس میں ''اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رسول اللّٰہ'' موجود ہے، جس کو مؤذن اور سننے والا دونوں کہتے ہیں، پھر ہر نماز کے بعد دعاء بھی سب ہی مانگتے ہیں، اور دعاء مانگنے کے آداب میں سے یہ ہے کہ اس کے اول و آخر درود شریف پڑھا جائے، غرض اس حساب سے ۲۸ سے بھی زیادہ تعداد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کی ہوگئی، اور یہ تو وہ مواقع ہیں کہ جن میں پڑھے بے پڑھے سب شامل ہیں، اور جو طلباء کرام دن و رات حدیث شریف پڑھتے ہیں وہ تو ہر وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں رہتے ہیں، اس لئے کہ ہر حدیث کے شروع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ درود شریف موجود ہے، چنانچہ احادیث کی کتابیں اٹھا کر دیکھئے کہ ان میں جگہ جگہ ''قَالَ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم'' اور عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم موجود ہے، اور درمیان میں بھی جہاں حضور ﷺ کا اسم مبارک آیا ہے وہاں بھی درود شریف موجود ہے، گویا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر مبارک اس طرح ملا دیا گیا ہے کہ بغیر ذکر مبارک کئے مسلمانوں کو چارہ نہیں۔

حضور کا ذکر ہر وقت

مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآبادیؒ سے کسی نے پوچھا کہ

ذکر ولادت آپ کے نزدیک جائز ہے یا ناجائز ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہم تو ہر وقت ذکر ولادت کرتے ہیں، اس لئے کہ ہر وقت کلمہ ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' پڑھتے ہیں، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا نہ ہوتے تو ہم یہ کلمہ کہاں پڑھتے۔

محبت کا معیار

لہٰذا محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر وقت ذکر ہو، لیکن اس کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ جلسے منعقد کئے جائیں اور مٹھائی منگوائی جائے، تب ذکر ہوگا، عاشق کو اتنی دیر کیسے صبر آسکتا ہے؟

محبوب کی یاد میں بے قرار

دیکھئے اگر کسی کو کسی سے محبت ہو جاتی ہے، تو محبت کرنے والے کی کیا حالت ہوتی ہے، ہر وقت اس کی یاد میں بے قرار رہتا ہے اگر اس سے کوئی کہے کہ میاں ذرا ٹھہر جاؤ، ہم مجلس آرائی کرلیں اور مٹھائی منگوالیں اس وقت ذکر کرنا، تو وہ کہے گا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری محبت جھوٹی ہے، کہ اتنی دیر تک محبوب کے ذکر سے روکے رہتے ہو، اور ہم نے اکثر مجلسوں میں میلاد کرنے والوں کو ایسا ہی دیکھا ہے کہ یہ محبت سے بالکل خالی ہوتے ہیں، اس لئے کہ محبت کا معیار تو یہ ہے کہ اپنے محبوب کی خوب اطاعت کی جائے، کسی نے خوب کہا،

تَعْصِیُ الرَّسُوْلَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ هٰذَا لَعُمْرِیُ فِیُ

الْفِعَالِ بَدِيْعُ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقاً لَأَطَعْتَهُ اِنَّ الْمُحِبَّ لِمَنْ يُّحِبُّ مُطِيْعُ

ترجمہ

یہ عجیب بات ہے کہ تم رسول سے محبت وعشق کا دعویٰ بھی کرتے ہو اور اس کی نافرمانی بھی کرتے ہو، یہ دونوں باتیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں، اگر تم محبت میں سچے ہوتے تو رسول کی اطاعت کرتے، کیونکہ آدمی جس سے محبت کرتا ہے، اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔

سیرت کے جلسے اور نمازیں قضاء

ذکر ولادت کرنے والوں کو دیکھا ہے کہ مجلس میلاد کا اہتمام کرتے ہیں، بانس کھڑے کر رہے ہیں، ان پر کپڑے لگا رہے ہیں اور قمقمے لگا رہے ہیں جو عام طور پر چوری کی بجلی سے جل رہے ہوتے ہیں، اور اگر اسی دوران نماز کا وقت آجائے تو نماز نہیں پڑھتے، اور ڈاڑھی مونڈتے ہیں، کیوں جناب! کیا رسول سے محبت کرنے والے ایسے ہوتے ہیں؟ کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حق ہے کہ پانچ روپے کی مٹھائی منگوا کر تقسیم کر دی جائے اور سمجھ لیا جائے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا حق ادا کر دیا؟ کیا آپ لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ کوئی پیشہ ور پیرزادہ سمجھ لیا ہے؟ کہ تھوڑی سی مٹھائی پر خوش ہو جائیں، توبہ توبہ نعوذ باللہ، یاد رکھو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایسے محبت کرنے والے سے خوش نہیں ہیں، سچے محبت کرنے والے تو وہ ہیں جو اپنے قول وفعل، وضع قطع ہر چیز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں اور ان کی اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں۔

سیرت النبیؐ کے جلسے اور جلوس

الحمدللّٰہ نحمدہ و نستعینہ ونستغفرہ ونومن بہ ونتوکل علیہ، ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیات اعمالنا، من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ، واشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، واشھدان سیدنا وسندنا ونبینا و مولانا محمداً عبدہ ورسولہ، صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ و علی آلہ واصحابہ وبارک وسلم تسلیماً کثیراً۔

اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِمَنْ کَانَ یَرْجُوْاللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرِ وَذَکَرَ اللّٰہَ کثیراً (سورۃ الاحزاب:۲۱)

آمنت باللّٰہ صدق اللّٰہ مولانا العظیم، وصدق رسولہ النبی الکریم، ونحن علی ذلک من الشاھدین والشاکرین، والحمدللّٰہ رب العالمین۔

آپ کا ذکر مبارک

بزرگانِ محترم و برادرانِ عزیز، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک انسان کی عظیم ترین سعادت ہے اور اس روئے زمین پر کسی بھی ہستی کا تذکرہ اتنا باعث اجروثواب اتنا باعث خیروبرکت نہیں ہوسکتا جتنا سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہوسکتا ہے۔ لیکن تذکرہ کے ساتھ ساتھ ان سیرت طیبہ کی محفلوں میں ہم نے بہت سی ایسی غلط باتیں شروع کردی ہیں۔ جن کی وجہ سے ذکر مبارک کا صحیح فائدہ اور صحیح ثمرہ ہمیں حاصل

نہیں ہو رہا ہے۔

سیرت طیبہ اور صحابہ کرام

ان غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ ہم نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک صرف ایک مہینے یعنی ربیع الاول کے ساتھ خاص کر دیا ہے، اور ربیع الاول کے بھی صرف ایک دن اور ایک دن میں بھی صرف چند گھنٹے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر کے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کر دیا ہے، یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے ساتھ اتنا بڑا ظلم ہے کہ اس سے بڑا ظلم سیرت طیبہ کے ساتھ کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری زندگی میں کہیں یہ بات آپ کو نظر نہیں آئے گی۔ اور نہ آپ کو اس کی ایک مثال ملے گی کہ انہوں نے ۱۲ ربیع الاوّل کو خاص جشن منایا ہو۔ عید میلاد النبی کا اہتمام کیا ہو، یا اس خاص مہینے کے اندر سیرت طیبہ کی محفلیں منعقد کی ہوں۔ اس کے بجائے صحابہ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ جہاں دو صحابہ ملے انہوں نے آپ کی احادیث اور آپ کے ارشادات آپ کی دی ہوئی تعلیمات کا آپ کی حیات طیبہ کے مختلف واقعات کا تذکرہ شروع کر دیا۔ اس لئے ان کی ہر محفل سیرت طیبہ کی محفل تھی۔ ان کی ہر نشست سیرت طیبہ کی نشست تھی۔ اس کا نتیجہ یہ تھا

کہ ان کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور تعلق کے اظہار کے لئے رسمی مظاہروں کی ضرورت نہ تھی کہ عید میلاد النبیؐ منائی جارہی ہے اور جلوس نکالے جارہے ہیں۔ جلسے ہورہے ہیں۔ چراغاں کیا جارہا ہے۔ اس قسم کے کاموں کی صحابہ کرام، تابعین اور تبع تابعین کے زمانے میں ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی۔

اسلام رسمی مظاہروں کا دین نہیں

بات درحقیقت یہ تھی کہ رسمی مظاہرہ کرنا صحابہ کرامؓ کی عادت نہیں تھی، وہ اس کی روح کو اپنائے ہوئے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں کیوں تشریف لائے تھے؟ آپ کا کیا پیغام تھا؟ آپ کی کیا تعلیم تھی؟ آپ دنیا سے کیا چاہتے تھے؟ اس کام کے لئے انہوں نے اپنی ساری زندگی کو وقف کردیا۔ لیکن اس قسم کے رسمی مظاہرے نہیں کئے۔ اور یہ طریقہ ہم نے غیر مسلموں سے لیا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ غیر مسلم اقوام اپنے بڑے بڑے لیڈروں کے دن منایا کرتی ہیں۔ اور ان دنوں میں خاص جشن اور خاص محفل منعقد کرتی ہیں اور ان کی دیکھا دیکھی ہم نے سوچا کہ ہم بھی نبی کریم ﷺ کے تذکرہ کے لئے عید میلاد النبیؐ منائیں گے۔ اور یہ نہیں دیکھا کہ جن لوگوں کے نام پر کوئی دن منایا جاتا ہے درحقیقت یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کی زندگی کے تمام لمحات کو قابل اقتداء اور قابل تقلید نہیں سمجھا جاسکتا، بلکہ یا تو وہ سیاسی لیڈر رہوتا ہے۔ یا کسی اور دنیاوی معاملے میں لوگوں کا قائد ہوتا ہے، تو صرف

اس کی یاد تازہ کرنے کے لئے اس کا دن منایا گیا لیکن اس قائد کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قابل تقلید ہے۔ اور اس نے دنیا میں جو کچھ کیا، وہ صحیح کیا ہے، وہ معصوم اور غلطیوں سے پاک تھا لہذا اس کی ہر چیز کو اپنایا جائے۔ ان میں سے کسی کے بارے میں بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔

آپ کی زندگی ہمارے لئے نمونہ ہے

لیکن یہاں تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے آپ کو بھیجا ہی اس مقصد کے لئے تھا کہ آپ انسانیت کے سامنے ایک مکمل اور بہترین نمونہ پیش کریں، ایسا نمونہ بن جائیں، جس کو دیکھ کر لوگ نقل اتاریں۔ اس کی تقلید کریں، اس پر عمل پیرا ہوں، اور اپنی زندگی کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اس غرض کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ آپ کی زندگی کا ہر ایک لمحہ ہمارے لئے ایک مثال ہے، ایک نمونہ ہے۔ اور ایک قابل تقلید عمل ہے۔ اور ہمیں آپ کی زندگی کے ایک ایک لمحے کی نقل اتارنی ہے۔ اور ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ فریضہ ہے، لہذا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کے دوسرے لیڈروں پر قیاس نہیں کر سکتے۔ کہ ان کا ایک دن منا لیا اور بات ختم ہوگئی بلکہ سرکار دو عالم ﷺ کی حیات طیبہ کو ہماری زندگی کے ایک ایک شعبے کے لئے اللہ تعالیٰ نے نمونہ بنا دیا ہے۔ اور سب چیزوں میں

ہمیں ان کی اقتدا کرنی ہے، ہمارا زندگی کا ہر دن ان کی یاد منانے کا دن ہے۔

ہماری نیت درست نہیں

دوسری بات یہ ہے کہ سیرت کی محفلیں اور جلسے جگہ جگہ منعقد ہوتے ہیں، اور ان میں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ کو بیان کیا جاتا ہے لیکن بات دراصل یہ ہے کہ کام کتنا ہی اچھے سے اچھا کیوں نہ ہو۔ مگر جب تک کام کرنے والے کی نیت صحیح نہیں ہوگی جب تک اس کے دل میں داعیہ اور جذبہ صحیح نہیں ہوگا۔ اس وقت تک وہ کام بے کار، بے فائدہ، بے مصرف، بلکہ بعض اوقات مضر، نقصان دہ اور باعث گناہ بن جاتا ہے، دیکھئے، نماز کتنا اچھا عمل ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے اور قرآن حدیث نماز کے فضائل سے بھرے ہوئے ہیں، لیکن اگر کوئی شخص نماز اس لئے پڑھ رہا ہے تاکہ لوگ مجھے نیک متقی اور پارسا سمجھیں، ظاہر ہے کہ وہ ساری نماز اکارت ہے، بے فائدہ ہے، بلکہ ایسی نماز پڑھنے سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ ہوگا، حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

من صلی یرائی فقد اشرك باللّٰه (مسند احمد، ج۴ ص۱۲۶)

''جو شخص لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھے تو گویا کہ اس نے اللہ کے ساتھ دوسرے کو شریک ٹھہرایا ہے''۔

اس لئے کہ وہ نماز اللہ کو راضی کرنے کے لئے نہیں پڑھ رہا ہے۔ بلکہ مخلوق کو راضی کرنے کے لئے اور مخلوق میں اپنا تقویٰ اور نیکی کا رعب جمانے

کے لئے پڑھ رہا ہے، اس لئے وہ ایسا ہے جیسے اس نے اللہ کے ساتھ مخلوق کو شریک ٹھیرایا، اتنا اچھا کام تھا، لیکن صرف نیت کی خرابی کی وجہ سے بیکار ہوگیا، اور الٹا باعث گناہ بن گیا۔

یہی معاملہ سیرت طیبہ کے سننے اور سنانے کا ہے، اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح مقصد، صحیح نیت اور صحیح جذبے سے سنتا اور سناتا ہے تو یہ کام بلاشبہ عظیم الشان ثواب کا کام ہے اور باعث خیر و برکت ہے۔ اور زندگی میں انقلاب لانے کا موجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص سیرت طیبہ کو صحیح نیت سے نہیں سنتا، اور صحیح نیت سے نہیں سناتا ہے، بلکہ اس کے ذریعہ کچھ اور اغراض و مقاصد دل میں چھپے ہوئے ہیں۔ اور جن کے تحت سیرت طیبہ کے جلسے اور محفلیں منعقد کی جارہی ہیں۔ تو بھائیو! یہ بڑے گھاٹے کا سودا ہے، اس لئے کہ ظاہر میں تو نظر آرہا ہے کہ آپ بہت نیک کام کررہے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ الٹا گناہ کا سبب بن رہا ہے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور عتاب کا سبب بن رہا ہے۔

نیت کچھ اور ہے

اس نقطہ نظر سے اگر ہم اپنا جائزہ لے کر دیکھیں، اور سچے دل سے نیک نیتی کے ساتھ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ ان تمام محفلوں میں جو کراچی سے پشاور تک منعقد ہورہی ہیں، کیا ان کے منتظمین اس بناء پر محفل منعقد کررہے ہیں کہ ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے؟ اور اللہ کے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی مقصود ہے؟ کیا اس لئے محفل منعقد کر رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو تعلیمات ان محفلوں میں سنیں گے اس کو اپنی زندگی میں ڈھالنے کی کوشش کریں گے؟ بعض اللہ کے نیک بندے ایسے بھی ہوں گے جن کی یہ نیت ہوگی۔ لیکن ایک عام طرز عمل دیکھئے تو یہ نظر آئے گا محفل منعقد کرنے کے مقاصد ہی کچھ اور ہیں۔ نیتیں ہی کچھ اور ہیں، یہ نیت نہیں ہے کہ اس جلسے میں شرکت کے بعد ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے، بلکہ نیت یہ ہے کہ محلے کی کوئی انجمن ہے، جو اپنا اثر رسوخ بڑھانے کے لئے جلسہ منعقد کر رہی ہے، اور یہ خیال ہے کہ جلسہ سیرت النبیؐ کرنے سے ہماری انجمن کی شہرت ہو جائی گی، کوئی جماعت اس لئے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کر رہی ہے کہ اس جلسہ کے ذریعہ ہماری تعریف ہوگی کہ بڑا شاندار جلسہ کیا، بڑے اعلیٰ درجے کے مقررین بلائے، اور بڑے مجمع نے اس میں شرکت کی اور مجمع نے داد و تحسین کی...... کہیں جلسے اس لئے منعقد ہو رہے ہیں کہ اپنی بات کہنے کا کوئی اور موقع تو ملتا نہیں ہے، کوئی سیاسی بات ہے یا کوئی فرقہ وارانہ بات ہے جس کو کسی اور پلیٹ فارم پر ظاہر نہیں کیا جا سکتا، اس لئے سیرت النبیؐ کا ایک جلسہ منعقد کرلیں، اور اس میں اپنے دل کی بھڑاس نکال لیں، چنانچہ اس جلسے میں پہلے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور توصیف کے دو چار جملے بیان ہوگئے اور اس کے بعد پوری تقریر میں اپنے مقاصد بیان ہو رہے ہیں، اور فریق مخالف پر بمباری ہو رہی ہے۔ اس غرض کے لئے جلسے منعقد

ہورہے ہیں۔

دوست کی ناراضگی کے ڈر سے شرکت

پھر دیکھنے کی بات یہ ہے کہ اگر واقعۃً سچے دل سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی نیت سے ہم نے یہ محفلیں منعقد کی ہوتیں تو پھر ہمارا طرز عمل کچھ اور ہوتا، ایک گھر میں ایک محفل میلاد منعقد ہورہی ہے، اب اگر اس محفل میں اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار شریک نہیں ہوا تو اس کو مطعون کیا جارہا ہے اور اس پر ملامت کی جارہی ہے۔ اور اس سے شکایتیں ہورہی ہیں، اس محفل میں شرکت کرنے والوں کی نیت یہ ہے کہ کہیں محفل منعقد کرنیوالے ہم سے ناراض نہ ہوجائیں۔ اور ان کے دل میں شکایت پیدا نہ ہوجائے، اللہ کو راضی کرنے کی فکر نہیں ہے، محفل منعقد کرنے والوں کو راضی کرنے کی فکر ہے۔

مقرر کا جوش دیکھنا مقصود ہے

کوئی شخص اس لئے جلسے میں شرکت کررہا ہے کہ اس میں فلاں مقرر صاحب تقریر کریں گے۔ ذرا جاکر دیکھیں کہ وہ کیسی تقریر کرتے ہیں، سنا ہے کہ بڑے جوشیلے اور شاندار مقرر ہیں۔ بڑی دھواں دھار تقریر کرتے ہیں۔ گویا کہ تقریر کا مزہ لینے کے لئے جارہے ہیں، تقریر کے جوش وخروش کا اندازہ کرنے کے لئے جارہے ہیں۔ اور یہ دیکھنے کے لئے جارہے ہیں کہ فلاں مقرر کیسے گا گا کر شعر پڑھتا ہے کتنے واقعات سناتا ہے۔

وقت گزاری کی نیت ہے

کچھ لوگ اس لئے سیرت النبیؐ کے جلسے میں شرکت کر رہے ہیں کہ چلو، آج کوئی اور کام نہیں ہے، اور وقت گزاری کرنی ہے، چلو، کسی جلسے میں جا کر بیٹھ جاؤ تو وقت گزر جائے گا...... اور بے شمار افراد اس لئے شریک ہو رہے ہیں کہ گھر میں تو دل نہیں لگ رہا ہے اور محلے میں ایک جلسہ ہو رہا ہے، چلو، اس میں تھوڑی دیر جا کر بیٹھ جائیں، اور جتنی دیر دل لگے گا، وہاں بیٹھے رہیں گے، اور جب دل گھبرائے گا، اٹھ کر چلے جائیں گے۔ لہذا مقصد یہ ہے کہ کچھ وقت گزاری کا سامان ہو جائے، اگرچہ بعض اوقات اس طرح وقت گزاری کے لئے جانا بھی فائدہ مند ہو جاتا ہے، اللہ رسول کی کوئی بات کان میں پڑ جاتی ہے۔ اور اس سے انسان کی زندگی بدل جاتی ہے، ایسے واقعات بھی ہوئے ہیں۔ لیکن میں نیت کی بات کر رہا ہوں کہ جاتے وقت نیت درست نہیں ہوتی۔ یہ نیت نہیں ہوتی کہ میں جا کر رسول اللہ ﷺ کی سیرت سن کر اس پر عمل پیرا ہوں گا۔

ہر شخص سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا

قرآن کریم یہ کہتا ہے کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے، اور آپ

کی حیات طیبہ مشعل راہ ہے، یہ ایک پیغام ہدایت ہے، اور یہ ایک اسوہ حسنہ ہے، ایک مکمل نمونہ ہے، لیکن ہر شخص کے لئے نمونہ نہیں ہے، بلکہ اس شخص کیلئے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہو۔ اور اس شخص کے لئے جو یوم آخرت کو سنوارنا چاہتا ہو۔ اور یوم آخرت پر اس کا پورا ایمان اور یقین اور بھروسہ ہو۔ اور وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کو کثرت سے یاد کرتا ہو۔ لہذا جس شخص میں یہ اوصاف پائے جائیں گے اس کے لئے سیرت طیبہ ایک پیغام ہدایت ہے۔

لیکن جس شخص کے اندر یہ اوصاف موجود نہیں اور جو اللہ کو راضی کرنا نہیں چاہتا۔ اور جو یوم آخرت پر بھروسہ نہیں رکھتا، اور یوم آخرت کو سنوارنے کے لئے یہ کام نہیں کرتا۔ اور وہ اللہ کو کثرت سے یاد نہیں کرتا، اس کے لئے اس بات کی کوئی گارنٹی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ اس کے لئے ہدایت کا پیغام بن جائے گی۔ سیرت طیبہ تو ابوجہل کے سامنے بھی تھی، اور ابولہب کے سامنے بھی تھی، اُمیہ بن خلف کے سامنے بھی تھی۔ لیکن وہ سیرت طیبہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکے ؎

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

یعنی وہ زمین ہی بنجر تھی۔ اور اس بنجر زمین میں ہدایت کا بیج ڈالا نہیں جا سکتا تھا۔ وہ بارآور نہیں ہو سکتا تھا۔ لہٰذا اگر کسی شخص کے دل میں اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر نہیں، اور آخرت کو سنوارنے کی فکر نہیں، اور اللہ کی یاد اس کے

دل میں نہیں ہے تو پھر کسی صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے وہ شخص اپنی زندگی میں فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

لہٰذا یہ سارے مناظر جو ہم دیکھ رہے ہیں اس میں بسا اوقات ہماری نیتیں درست نہیں ہوتیں، اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہزاروں تقریریں سن لیں، اور ہزاروں محفلوں میں شرکت کر لی۔ لیکن زندگی جیسے پہلے تھی ویسی آج بھی ہے، جس طرح پہلے ہمارے دلوں میں گناہوں کا شوق اور گناہوں کی طرف رغبت تھی وہ آج بھی موجود ہے اس کے اندر کوئی فرق نہیں آیا۔

آپ کی سنتوں کا مذاق اڑایا جا رہا ہے

تیسری بات یہ ہے کہ انہی سیرت طیبہ کے نام پر منعقد ہونے والی محفلوں میں عین محفل کے دوران ہم ایسے کام کرتے ہیں جو سرکار دو عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے قطعی خلاف ہیں، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جا رہا ہے۔ آپ کی تعلیمات، آپ کی سنتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے، لیکن عملاً ہم ان تعلیمات کا، ان سنتوں کا، ان ہدایات کا مذاق اُڑا رہے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔

سیرت کے جلسے اور بے پردگی

چنانچہ ہمارے معاشرے میں اب ایسی محفلیں کثرت سے ہونے لگی ہیں جن میں مخلوط اجتماع ہے اور عورتیں اور مرد ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، اور

سیرت طیبہ کا بیان ہو رہا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں کو فرمایا کہ اگر تمہیں نماز بھی پڑھنی ہو تو مسجد کے بجائے گھر میں پڑھو، اور گھر میں صحن کے بجائے کمرے میں پڑھو، اور کمرے میں بہتر یہ ہے کہ کوٹھری میں پڑھو، عورت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حکم دے رہے ہیں۔ لیکن انہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو رہا ہے۔ جس میں عورتیں اور مرد مخلوط اجتماعات میں شریک ہیں، اور کسی اللہ کے بندے کو یہ خیال نہیں آتا کہ سیرت طیبہ کے ساتھ کیا مذاق ہو رہا ہے، پوری آرائش اور زیبائش کے ساتھ سج دھج کر بے پردہ ہو کر خواتین شریک ہو رہی ہیں، اور مرد بھی ساتھ موجود ہیں۔

سیرت کے جلسے میں موسیقی

نبی کریم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھے جس کام کے لئے بھیجا گیا ہے، اس میں سے ایک اہم کام یہ ہے کہ میں ان باجوں بانسریوں کو اور ساز و سرور کو اور آلات موسیقی کو اس دنیا سے مٹا دوں۔ لیکن آج انہی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر محفل منعقد ہو رہی ہے۔ جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں ساز و سرور کے ساتھ نعت پڑھی جا رہی ہے، اور اس میں قوالی شریف ہو رہی ہے قوالی کے ساتھ لفظ ''شریف'' بھی لگ گیا ہے۔ اور اس میں پورے آب و تاب کے ساتھ ہارمونیم بج رہا ہے، ساز و سرور ہو رہا ہے۔ عام گانوں میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت

میں کوئی فرق نہیں رکھا جا رہا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ساتھ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر عورتیں اور مرد مل کر نعتیں پڑھ رہے ہیں، ٹیلیویژن دیکھنے والوں نے بتایا کہ عورتیں پورے آرائش اور زیبائش کے ساتھ ٹیلیویژن پر آرہی ہیں۔ یہ کیا مذاق ہے جو آپ کی سیرت طیبہ اور آپ کی تعلیمات کے ساتھ ہو رہا ہے۔ عورت جس کے بارے میں قرآن کریم نے فرمایا کہ:

ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى (سورۃ الاحزاب:۳۳)

یعنی زمانہ جاہلیت کی طرح تم بناؤ سنگھار کر کے مردوں کے سامنے مت آؤ، آج وہی عورت پورے میک اَپ اور بناؤ سنگھار کے ساتھ مردوں کے سامنے آرہی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پڑھ رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور سیرت کے ساتھ اس سے بڑا ظلم اور کیا ہو سکتا ہے؟ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ ان چیزوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت آپ کی طرف متوجہ ہوگی تو پھر آپ سے زیادہ دھوکے میں کوئی اور نہیں ہے۔ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مٹا کر، آپ کی تعلیمات کی خلاف ورزی کر کے، آپ کی سیرت طیبہ کی مخالفت کر کے اور اس کا مذاق اڑا کر بھی اگر آپ اس کے متمنی ہیں کہ اللہ کی رحمتیں آپ پر نچھاور ہوں تو اس سے بڑا مغالطہ اور اس سے بڑا دھوکہ اس روئے زمین پر کوئی اور نہیں ہو سکتا۔

معاذ اللہ...... یہ تو اللہ تعالٰی کے عذاب اور اس کے عتاب کو دعوت دینی والی باتیں ہیں، وہ کام جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کے کام ہیں، وہ ہم عین سیرت طیبہ کو بیان کرتے وقت کرتے ہیں۔

سیرت کے جلسے میں نمازیں قضا

پہلے بات صرف جلسوں کی حد تک محدود تھی کہ سیرت طیبہ کا جلسہ ہو رہا ہے، اس میں شریعت کی چاہے جتنی خلاف ورزی ہو رہی ہو، کسی کو پرواہ نہیں، لیکن اب تو بات اور آگے بڑھ گئی ہے چنانچہ دیکھنے اور سننے میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات ہو رہے ہیں۔ اور ان انتظامات میں نمازیں قضا ہو رہی ہیں، کسی شخص کو نماز کا ہوش نہیں، پھر رات کے دو دو بجے تک تقریریں ہو رہی ہیں۔ اور صبح فجر کی نماز جا رہی ہے۔ جب کہ نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو یہ تھا کہ جس شخص کی ایک عصر کی نماز فوت ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے جیسے اس کے تمام مال اور تمام اہل و عیال کو کوئی شخص لوٹ کر لے گیا۔ اتنا عظیم نقصان ہے...... لیکن سیرت طیبہ کے جلسے کے انتظامات میں نمازیں قضا ہو رہی ہیں اور کوئی فکر نہیں، اس لئے کہ ہم تو ایک مقدس کام میں لگے ہوئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کی جو تاکید بیان فرمائی تھی وہ نگاہوں سے اوجھل ہے۔

سیرت کے جلسے اور ایذاء مسلم

اور سنئے: سیرت طیبہ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ جس میں کل پچیس تیس سامعین

بیٹھے ہیں۔ لیکن لاؤڈ اسپیکر اتنا بڑا لگانا ضروری ہے کہ اس کی آواز پورے محلے میں گونجے، جس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک جلسہ ختم نہ ہو جائے اس وقت تک محلے کا کوئی بیمار، کوئی ضعیف، کوئی بوڑھا اور معذور آدمی سو نہ سکے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل تو یہ تھا کہ آپ تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہو رہے ہیں، لیکن کس طرح بیدار ہو رہے ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ''فقام رویداً آپ دھیرے سے اُٹھے کہیں ایسا نہیں ہو کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی آنکھ کھل جائے۔ ''فتح الباب رویداً'' آہستہ سے دروازہ کھولا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی آنکھ کھل جائے اور نماز جیسے فریضے کے اندر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل تھا کہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں نماز میں کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اس بچے کی آواز سن کر اس کی ماں کسی مشقت میں مبتلا ہو جائے۔ لیکن یہاں بلا ضرورت، بغیر کسی وجہ کے، صرف ۲۵، ۳۰ سامعین کو سنانے کے لئے اتنا بڑا لاؤڈ اسپیکر نصب ہے کہ کوئی ضعیف، بیمار آدمی اپنے گھر میں سو نہیں سکتا، اور انتظام کرنے والے اس سے بے خبر ہیں کہ کتنے بڑے کبیرہ گناہ کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اس لئے کہ ایذاء مسلم کبیرہ گناہ ہے، اس کا کسی کو احساس نہیں۔ (نسائی، کتاب عشرة النساء، باب الغیرة، حدیث نمبر ۳۹۶۳)

دوسروں کی نقالی میں جلوس

ہمارا یہ سارا طرز عمل اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ درحقیقت نیت درست نہیں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی نیت نہیں ہے بلکہ مقاصد کچھ اور ہیں...... اور جیسا کہ میں نے عرض کیا پہلے صرف جلسوں کی حد تک بات تھی، اب تو جلسوں سے آگے بڑھ کر جلوس نکلنا شروع ہو گئے۔ اور اس کے لئے استدلال یہ کیا جاتا ہے کہ فلاں فرقہ فلاں مہینے میں اپنے امام کی یاد میں جلوس نکالتا ہے تو پھر ہم اپنے نبی کے نام پر ربیع الاول میں جلوس کیوں نہ نکالیں، گویا کہ اب ان کی نقل اتاری جا رہی ہے کہ جب محرم کا جلوس نکلتا ہے تو ربیع الاول کا بھی نکلنا چاہئے، بزعم خود یہ سمجھ رہے ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق عمل کر رہے ہیں، اور آپ کی عظمت اور محبت کا حق ادا کر رہے ہیں۔

لیکن اس پر ذرا غور کریں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود اس جلوس کو دیکھ لیں جو آپ کے نام پر نکالا جا رہا ہے تو کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گوارا اور پسند فرمائیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیشہ اس اُمت کو ان رسمی مظاہروں سے اجتناب کی تلقین فرمائی۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ظاہری اور رسمی چیزوں کی طرف جانے کے بجائے میری تعلیمات کی روح کو دیکھو، اور میری تعلیمات کو اپنی زندگی میں اپنانے کی کوشش کرو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی پوری حیات طیبہ میں

کوئی شخص ایک نظیر یا ایک مثال اس باپ پر پیش کر سکتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے نام پر ربیع الاوّل میں یا کسی مہینے میں کوئی جلوس نکالا گیا ہو؟ بلکہ پورے تیرہ سو سال کی تاریخ میں کوئی ایک مثال کم از کم مجھے تو نہیں ملی کہ کسی نے آپ کے نام پر جلوس نکالا ہو۔ ہاں! شیعہ حضرات محرم میں اپنے امام کے نام پر جلوس نکالا کرتے تھے، تو ہم نے سوچا کہ انکی نقالی میں ہم بھی جلوس نکالیں گے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من تشبه بقوم فهو منهم

(ابو داؤد، کتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة، حدیث نمبر ۴۰۳۱)

جو شخص کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے وہ ان میں سے ہو جاتا ہے اور صرف جلوس نکالنے پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ ہو رہا ہے کہ کعبہ شریف کی شبیہیں بنائی جا رہی ہیں، روضہ اقدس کی شبیہیں بنائی جا رہی ہیں۔ گنبد خضراء کی شبیہیں بنائی جا رہی ہیں۔ پورا شہر ان چیزوں سے بھرا ہے۔ اور دنیا بھر کی عورتیں، بچے، بوڑھے اس کو متبرک سمجھ کر برکت حاصل کرنے کے لئے اس کو ہاتھ لگانے کی کوشش کر رہے ہیں، وہاں جا کر دعائیں مانگی جا رہی ہیں، منتیں مانی جا رہی ہیں، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے نام پر یہ کیا ہو رہا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شرک کو، بدعات کو، اور جاہلیت کو مٹانے کے لئے دنیا میں تشریف لائے۔ اور آج آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نام یہ سا ری بدعات شروع کر دیں، روضہ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس گنبد سے

کوئی مناسبت نہیں، جو آپ نے اپنے ہاتھوں بنا کر کھڑا کر دیا ہے، لیکن اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کو مقدس سمجھ کر تبرک کے لئے کوئی اس کو چوم رہا ہے، کوئی اس کو ہاتھ لگا رہا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حجر اسود

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو حجر اسود کو چومتے وقت شرماتے ہیں کہ اے حجر اسود! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر کے سوا کچھ نہیں ہے، خدا کی قسم! اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے تجھے چومتا ہوا نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چومتا، لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چومتے ہوئے دیکھا ہے، اور ان کی یہ سنت ہے اس واسطے میں تجھے چومتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج باب ماذکر فی الحجر الاسود، حدیث نمبر ۱۵۹۷)

وہاں تو حجر اسود کو یہ کہا جا رہا ہے۔ اور یہاں اپنے ہاتھ سے ایک گنبد بنا کر کھڑا کر دیا، اپنے ہاتھ سے ایک کعبہ بنا کر کھڑا کر دیا، اور اس کو متبرک سمجھا جا رہا ہے اور اس کو چوما جا رہا ہے، یہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس چیز کو مٹانے کے لئے تشریف لائے تھے، اسی کو زندہ کیا جا رہا ہے، چراغاں ہو رہا ہے، ریکارڈنگ ہو رہی ہے۔ گانے بجانے ہو رہے ہیں، تفریح بازی ہو رہی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر میلہ منعقد کیا ہوا ہے۔ یہ دین کو کھیل کود بنانے کا ایک بہانہ ہے، جو شیطان نے ہمیں سکھا دیا ہے خدا کے لئے ہم اپنی جانوں پر رحم کریں اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کی

عظمت اور محبت کا حق ادا کریں اور اس کی عظمت اور محبت کا حق یہ ہے کہ اپنی زندگی کو ان کے راستے پر ڈھالنے کی کوشش کریں۔

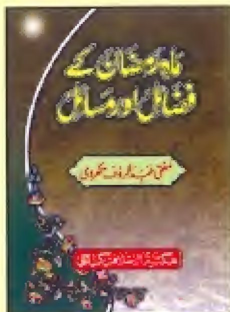
خدا کے لئے اس طرز عمل کو بدلیں

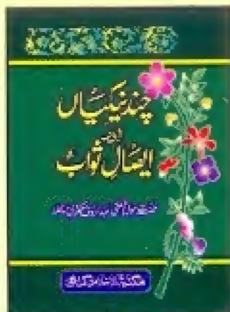
سیرت طیبہ کے جلسے میں کوئی آدمی اس نیت سے نہیں آتا کہ ہم اس محفل میں اس بات کا عہد کریں گے کہ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف پہلے پچاس کام کیا کرتے تھے تو اب کم از کم اس میں سے دس چھوڑ دیں گے، کسی نے اس طرح عہد کیا؟ کسی شخص نے اس طرح عید میلاد النبیؐ منائی؟ کوئی ایک شخص بھی اس کام کے لئے تیار نہیں، لیکن جلوس نکالنے کے لئے، میلے سجانے کے لئے، محرابیں کھڑی کرنے کے لئے، چراغاں کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں، ان کاموں پر جتنا چاہو، روپیہ خرچ کر ڈالو، اور جتنا چاہو، وقت لگوالو، اس لئے کہ ان کاموں میں نفس کو حظ ملتا ہے، لذت آتی ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا جو اصل راستہ ہے اس میں نفس و شیطان کو لذت نہیں ملتی۔ خدا کے لئے ہم اپنے اس طرز عمل کو ختم کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و محبت کا حق پہچانیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

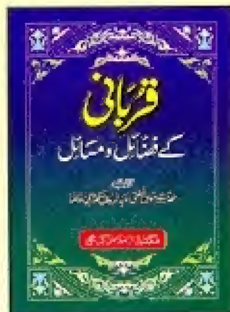
وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(از: اصلاحی خطبات۔ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم ج۔۲، ص ۱۷۵ تا ۱۸۸)

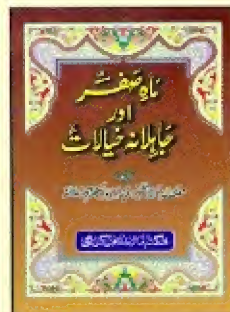
ہماری دیگر مطبوعات

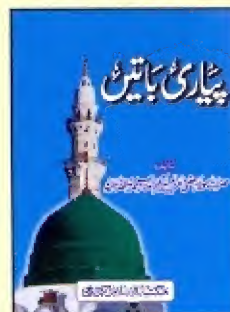












مکتبۃ الاسلام
کراچی